اِندر

حکیم سیّد محمود گیلانی

هُوَ العلی الکبیر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ اینما بنعر تم

(ویدوں اور شاستروں کی بشارات حصہ اول)

اندر

سام وید اور اتھر وید میں

امیر المومنین امام المتقین حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام
کا ایک صفاتی نام مبارک اور اس کی تشریح و تفصیل

★ اندر — قُوّتُ اللہ، وجہُ اللہ!

★ اندر — غالِبِ کُلِّ غالِبٌ!

★ اندر — مالِکِ تسنیم وجنت!

★ اندر — قارعِ اقراع، فاتحِ احصار!

★ اندر — عالی، متعالی، عظیم و اعظم!

انرِ رشحاتِ قلم

جناب محقق لاثانی حکیم سید محمود گیلانی

ناشر

ادارۂ تحقیقاتِ حیدری
بکھری بھٹی (سیالکوٹ)، پاکستان

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲

جملہ حقوق نقل و اخذ بحقِ مصنف محفوظ ہیں۔

طبع اوّل

تعداد اشاعت ـــــــــ ایک ہزار

تاریخ اشاعت ـــــــــ جنوری سنہ ۱۹۶۵ء

ضخامت ـــــــــ ۲۸ صفحات

قیمت ـــــــــ ۳۱ پیسے

طابع ـــــــــ اعجاز پریس سیالکوٹ

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ رجسٹری کے لئے پچاس پیسے زائد

قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ وی۔ پی سسٹم رائج نہیں۔

بھارتی حضرات کو رہے پوسٹل آرڈر یا ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں

تاجرانِ کتب اور مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو معقول رعایت

MAAB 1431
maablib.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

اِندر

"وہ سچے اور پاک دین کو پھیلانے، بڑھانے اور سکھانے والا ہوگا۔ اس کی آواز میں بجلی کی سی گرج اور گونج ہوگی۔ دشمن بھی اس کی تعریف کریں گے۔ وہ قلعوں کو توڑنے والا ہوگا۔ خوبصورت، جوان، بہت عقلمند، خدائی قوتوں اور بے پناہ طاقتوں کا مالک، وہ پتھر کے نزدیک جنم لے گا۔ بڑے شوالے کی دیوار پھٹے گی۔ اس کا نام اِندرا ہوگا۔ وہ خدا کا ہمنام ہوگا"۔

اے بڑے مندر میں جنم لینے والے اِندرا! سرکش، دیوتا اور راکشش تجھ سے مغلوب ہوں گے۔ اور تو سب کی شہنشاہوں تک کی مدد کرے گا۔ راجے، مہاراجے تیرے نام سے خوف کھائیں گے اور تیرا نام سن کر کانپ اٹھیں گے۔ تو جس کے ساتھ ہوگا وہ نڈر اور آزاد ہو جائے گا۔ دیوتاؤں نے دعاؤں اور بھجنوں کے ساتھ اے اِندرا! تیری شان اور فضیلت بیان کی ہے۔ تو اپنی قوت سے دنیا میں حکومت کرتا ہے۔ اور آسمان سے تیرے لئے ہزارہا تحفے اور عطیے آتے ہیں"۔

رساہرودید۔ دوسرا حصہ۔ پانچواں باب، پہلی فصل، بیسواں پرپاٹھک

صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶ - مترجمہ بابو پیارے لال زمیندار بروٹھا - مطبوعہ ودیا ساگر پریس بروٹھا ضلع علیگڑھ بھارت - ۱۸۹۷ء)

یہ ہے ہندو دھرم کے مشہور و معروف ساھو وید کی عظیم الشان پیشگوئی جس میں نہایت خوبی و خوش اسلوبی اور وضاحت و صراحت سے جناب امیر المومنین امام المتقین علی المرتضیٰ شیر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور پُر نور کی خبر دی گئی ہے۔ اور آپ کی فضیلت و عظمت کو نہایت صفائی سے واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

اِندر کے لغوی اور اصطلاحی معنی

مذکورہ پیشین گوئی میں بتایا ہے کہ ـــــ اس کا نام اِندرا ہوگا۔ وہ خدا کا ہمنام ہوگا۔ سو ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہے کہ سنسکرت زبان میں اِندرا کے معنی کیا ہیں؟ ـــــ چنانچہ ہندو عالموں نے اپنے لغاتوں میں اس لفظ کے جو معنی لکھے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ بہت بڑی طاقت والا۔ ۲۔ خدائی قوتوں والا۔

۳۔ اقبال مند، فرخندہ فالی ۴۔ سب پر غالب آنے والا۔

۵۔ ذی وجاہت ۶۔ رعب اور دبدبہ والا۔

۷۔ بے انداز قوت دیکر پیدا کیا گیا۔ ۸۔ حکومت کرنے والا۔

۹۔ دنیا پر چھا جانے والا۔ ۱۰۔ بہشت کا مالک۔

۱۱۔ بہشت کے چشمے کا مالک۔ ۱۲۔ امرتِ آبِ حیات دینے والا۔

۱۳۔ پیاسوں کو شاداب کرنے والا۔ ۱۴۔ خدائی صفات رکھنے والا۔

maablib.org

۱۵- بہت ہی عالی شان، عالی مرتبہ ۱۶- بہت بڑائی اور عظمت والا۔
پس جب ہم مذکورہ معانی پر غور کرتے ہیں۔ اور "اِندر" کی جو صفات لکھی گئی ہیں۔ ان کو عمیق نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ تو وہ تمام صفات علی ابن ابیطالب میں نظر آتی ہیں۔ جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ لہذا اندر کے مذکورہ جملہ معانی کی رُو سے :-

۱- جناب علی علیہ السلام "بہت بڑی طاقت والے ہیں۔

۲- آپؑ خدائی قوتوں کے مالک ہیں"۔ اور اسی لئے آپ کو "قوۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔

۳- آپ "اقبال مند" اور "فرخندہ فالؑ" ہیں۔ آپ کے صاحب اقبال ہونے کے دلائل آفتابِ عالمتاب کی طرح روشن ہیں۔

۴- آپؑ سب پر غالب آنے والے ہیں"۔ غالب کل غالب، تاریخ گواہ ہے ہر موقع اور ہر مرحلہ پر آپ نے غلبہ پایا۔ اور بڑے بڑے سرکشوں، مغروروں، طاقتوروں کو حضورؑ نے مغلوب کیا۔

۵- آپ ہی "ذی وجاہت ہیں۔ وجیہ ہیں۔ ایسے وجیہ جن کے چہرے کو دیکھ کر اہلِ دنیا پر رُعب چھا جائے اور ــــ اہلِ ایمان کے ایقان میں تازگی و پختگی پیدا ہو جائے۔ ایسے وجیہ کہ اَلنَّظرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ (حدیث)

۶- آپ کا رُعب و دبدبہ ڈھکا چھپا نہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی دشمن بدباطن کے چھکے چھوٹ جاتے اور اعدائے دین اطاعت۔ یا

فرار پر مجبور ہو جاتے تھے۔

۷۔ آپ کو حق تعالیٰ جل شانہٗ نے "بے انداز قوت دے کر" پیدا کیا۔ آپ کی طاقت کا اندازہ کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ کی عطا کی ہوئی ایسی بے پناہ اور بے انداز قوت کا کرشمہ تھا۔ کہ قلعہ قموص کے آٹھ سو من وزنی فولادی دروازے کو ایک ہاتھ سے اکھاڑا ایک ہاتھ پر رکھ کر اس کو سپر (ڈھال) کے طور پر استعمال کیا۔ اور پھر حضورؐ نے اپنی پشت مبارک پر سے اس کو ایک ہی ہاتھ سے اس طرح پھینکا کہ وہ کئی سو گز کے فاصلہ پر جا گرا۔

۸۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر ہوا علیؑ ہی کی حکومت ہے۔ جبھی تو سام وید نے آپ کو "حکومت کرنے والا" کہا ہے۔ اس سے مراد ظاہری حکومت ہی نہیں۔ باطنی حکومت بھی ہے۔ جن لوگوں نے حیدر کرار کی موجودگی میں "سیاسی حکومتیں" قائم کر لیں۔ وہ بھی باطنی طور پر آپ ہی کو حاکم سمجھتے تھے۔ یہانتک کہ معاویہ ایسے دشمن جان نے بھی آپ کی باطنی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔

۹۔ مخالفوں اور دشمنوں نے بھی اقرار کیا ہے کہ علی علیہ السلام تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ آنجنابؑ کے تحت الحکم اور زیر فرمان ہے۔ غالب کل غالب ہونے کی وجہ سے آپ کا ہر چیز پر غلبہ ہے۔

۱۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ "بہشت کی ملکیت"

maablib.org

میں آپ برابر کے حصہ دار ہیں۔ اس نے اگر سام وید میں حضور علیہ السلام کو "بہشت کا مالک" کہا گیا ہے۔ تو بالکل صحیح ہے۔ الجنۃ تحت العلی۔ بہشت بریں علیؑ کے ماتحت۔ علیؑ کے قبضہ میں ہے۔

۱۱۔ آپ کو "بہشت کے چشمے کا مالک کہا گیا ہے۔ یہ اس لئے کہ کوثر اور تسنیم و سلسبیل جناب امیر کے قبضہ میں ہے۔ آپ قاسم کوثر و جنت ہیں۔ ساقی کوثر ہیں۔

۱۲۔ آپ امرت (آب حیات) دینے والے اور پلانے والے ہیں۔ یہ امرت جل، یہ ابدی زندگی کا آب مطہر کہا گیا ہے۔ اس سے مراد خدا کا دین ہے۔ علی علیہ الصلوٰۃ نے جس جس کو دین کا امرت پلایا۔ وہ دنیا و آخرت میں حیاتِ جاوید پا گیا۔ اور کفر کی تباہ کاریوں سے بچ گیا۔

۱۳۔ جناب امیرالمومنین "پیاسوں کو شاداب کرنے والے ہیں"۔ اس کا مطلب ایک تو یہ ہے۔ کہ آپؑ حاجت روا اور مشکلکشا ہیں جس کو جس چیز کی طلب ہوتی ہے۔ وہی کچھ آپؑ اس کو عطا فرماتے ہیں۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز جب تمام مخلوق پیاس سے بیتاب ہو کر "العطش" پکارے گی۔ اس نازک ترین ساعت میں جناب نائب رسولؐ امام مقبولؑ مومنین کو جام کوثر سے شاداب فرمائیں گے۔ اور تشنگانِ محشر کی پیاس بجھائیں گے۔

۱۴۔ حق تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو اپنی بہت سی صفات سے متصف کر کے دنیا میں بھیجا۔ آپ کی سیرت اس پر شاہد ہے۔ اور وید مذکور میں

اسی لئے حضورؐ کو "خدائی صفات رکھنے والا" کہا گیا ہے۔

۱۵۔ جناب خلیفۃ الرسول کی شان اور مرتبہ کی عظمت کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ دوست اور طلاب و عشاق تو ایک طرف، اعداء و مخالفین بھی آنحضور کے بلندئی درجات اور علو مرتبت کو جانتے اور پہچانتے اور اس کا اعتراف کرتے تھے۔

۱۶۔ آپ کی بڑائی اور آپ کی عظمت کسی سے پوشیدہ نہیں خدائے قدوس نے قرآن پاک میں جہاں حضور ختمی مرتبت کی تعریف و توصیف میں آیاتِ نور نازل فرمائی ہیں۔ وہاں ختم الانبیاء کے خاتم الاوصیاء علی مرتضی کی مدح و فضیلت سے بھی کلام پاک کو روشن فرمایا ہے۔ پس جس عظیم ہستی کی عظمت و رفعت کو خود احسن الخالقین بیان فرماتے ہیں۔ تو ملائکہ اور جن و انس کیا طاقت رکھتے ہیں۔ کہ وہ دست خدا اور قوت کبریا کے اوصاف بیان کر سکیں؟

اور — اسی لئے سام وید بھی کہہ رہا ہے کہ :-

"اندر یا (علیؑ) بہت بڑائی اور عظمت والا ہے!"

اِندر ——— ہم نامِ خدا

سام وید میں آنے والے "اِندر" سے متعلق جو پیشگوئی کی گئی ہے۔ منجملہ دیگر صفات کے اس کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ "ہمنام خدا ہو گا" — یعنی اس کا مقدس نام وہی ہو گا۔ جو خدا تعالیٰ کا

اسمِ پاک ہے۔

اب ہمیں یہ دریافت کرنا ہے۔ کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا پیغمبر۔ ہادی، رشی۔ منی، رسول، نبی، ولی۔ وصی، غوث۔ قطب۔ ریفارمر۔ پروفٹ جناب رسولِ خدا اور جناب علیؑ مرتضٰی سے پیشتر مامور ہوا ہے۔ جس کا ذاتی نام اللہ تعالےٰ کے نام سے ملتا ہو۔ اور وہ خدائے کریم کا ہمنام ہو؟ —— آپ تاریخ عالم کو ملاحظہ کیجئے۔ اس کا ایک ایک لفظ نفی میں سر ہلائے گا۔ مذاہب مروّجہ کی دینی کتب پڑھیئے۔ ان کا ایک ایک حرف لاجواب اور خاموش نظر آئے گا۔ آسمانی صحیفوں کا ملاحظہ کیجئے۔ اس بات میں ساکت وصامت دکھائی دیں گے۔ —— ہاں —— اگر معلوم ہو گا۔ تو یہ اور صرف یہ۔ کہ

اِندر یا۔ علیؑ۔ کے سوا کوئی ہمنام خدا نہیں!

سام وید میں مرقوم ہے۔ کہ ظہور فرمانے والی عظیم ترین ہستی کا نام بھی اِندر ہے۔ اور پرماتما۔ ایشور۔ بھگوان۔ یعنی خدا کا بھی ایک نام اَندر ہے یعنی جب اندر نے کسی زمانہ میں جنم لینا ہے۔ اس کا اور خدا کا نام ایک ہو گا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جو پیدا ہونے والا اِندر اپنے پیدا کرنے والے اَندر کے ہمنام ہو گا۔ وہ علیؑ ہے جس کا ذاتی نام (علیؑ) خدا تعالیٰ کے صفاتی نام (علیؑ) اسے ملتا ہے۔

ضلالت خیز۔ وہابی تاویلات!

اُف۔ پناہ بخدا۔ حسد اور تعصب وکینہ کی آگ کس قدر خوفناک ہے۔

ایمان وایقان کے خرمن کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ اسلامی صحیح معتقدات
کی طرف جب اس خوفناک آگ کے شعلے لپکتے ہیں۔ تو ان کو منٹوں میں
خاک کر دیتے ہیں۔ اور اس کی جھنم و تپش سے متاثر ہو کر اچھا بھلا انسان
مومنیت کا لبادہ اتار کر ناصبیت کا جامہ پہن لیتا ہے۔

سچے خدا نے کہا تھا جاء الحق وزھق الباطل، ان الباطل
کان زھوقا ___ لیکن بیہودہ ملائیت جس کی ایک ایک رگ
میں خصومت اور شقاوت دوڑ رہی ہے۔ اپنی الٹ پھیر کے کرتبوں سے
مندرجہ آیۂ کریمہ کو جاء الباطل زھق الحق۔ ان الحق کان زھوقا
بنا دے۔ تو اس پر تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کل شیئ یرجع الیٰ
اصلہ!

سام وید کی جس پیشگوئی کو درج کیا گیا ہے مذہبی تاویل نگار نے اس
کا ایسا حلیہ بگاڑا ہے کہ الامان! اس کو قلم کی ایک جنبش سے نہ صرف مجمل
اور مختصر کر دیا ہے۔ بلکہ اس کو کانٹ چھانٹ کر کے اس میں قطع و برید کر کے
اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایسی بُری طرح پیش کیا ہے۔ کہ ایک قاری
اس کو آسانی سے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور ___ یہ تاویل نگار، یہ قطع و
برید کرنے والے۔ یہ حلیہ بگاڑنے والے۔ اور اس کا غلط استدلال۔ غلط
معنی پیش کرنے والے کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہیں "شیخ الاسلام
عمدۃ المتکلمین۔ فخر المناظرین" کہلانے والے مولانا ثناء اللہ صاحب
امرتسری۔ جماعت اہلحدیث وہند کے سرتاج و رہنما۔ مفسر قرآن و مصنف

مسند و کتب وہابیہ اور خدا جانے کیا کیا کچھ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے "محمد رشی" کے نام سے ایک ۴۴ صفحی کا رسالہ اگست ۱۹۲۳ء [عل] میں تالیف کیا جس میں سام وید، توریت اور انجیل کی بعض پیشگوئیاں متعلقہ ظہور جناب سید المرسلین درج کی ہیں۔ اس رسالہ میں سام وید کی وہ پیشگوئی جو مفصل عبارت میں اس مضمون کی ابتدا میں لکھی گئی تھی۔ مولانا نے بہت ہی ادھوری کم پیش کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"حضرت محمد رشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت پیشگوئی سام وید میں آپ کا نام مبارک خاص طور پر ذکر کر کے اس طرح کی گئی ہے:۔ ۱ وہ ہر مقدس رسم کا مربی ۲ رعد طالہ ۳ نہایت تعریف کیا گیا "اندرس" ۴ قلعوں کے توڑنے والا جوان، عقیل ۵ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا۔ ۶ تو نے اسے پتھر رکھنے والا کے گایوں سے مالا مال گڑھے کو پھاڑا۔ یہ دیوتا دبانتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر

عل رسالہ "محمد رشی"۔ مولوی ثناء اللہ کو تبلیغی کمیٹی بھائی کھلا اہلحدیث جماعت مومن پورہ بمبئی ۱۱ بھارت نے یکم ربیع الاول ۱۳۷۷ھ کو شائع کیا ہے۔ مطبوعہ قادری پریس نور منزل محمد علی روڈ بمبئی ۳ اور اس کا پہلا ایڈیشن خود کتب خانہ ثنائی امرتسر نے ۱۹۲۳ء میں مطبع ثنائی برقی پریس بازار امرتسر میں شائع کیا۔ (گیلانی)

انہوں نے تیری مدد کی ہے انہوں نے دُعا کے بھجنوں کے ساتھ اس اِندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں "

(رسالہ محمد رشی مؤلفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری صہ ۶)

قارئین کرام! پہلے خاکسار راقم کی درج شدہ مفصل پیشگوئی ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر مولوی ثناء اللہ کی مندرجہ پیشگوئی پر نگاہ ڈالئے۔ آپ کو بعد المغربین، تفاوت ارض و سما نظر آئے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مولانا نے کس طرح اس کے پرزے اڑائے ہیں اور کس طرح اس کو ٹکڑے کر کے اور توڑ موڑ کر اپنے رسالہ میں درج کیا ہے۔ مضمون کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے :-

"حضرت محمد رشی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشگوئی سام وید میں آپ کا نام مبارک خاص طور پر ذکر کے اس طرح کی گئی ہے "

چاہیئے تھا کہ جناب ختمی رسالت کا جو اسم مبارک سام وید میں مذکور تھا مولوی صاحب وہ بھی لکھ دیتے۔ مگر وہ انہوں حذف کر دیا اور پیشگوئی کا حصہ جو "اِندر" کے ظہور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو بادلِ نخواستہ درج تو کیا۔ لیکن قطع و برید اور کاٹ چھانٹ کے بعد چھ ٹکڑوں میں تقسیم کر کے۔ اور خوب حلیہ بگاڑ کر۔

کیا اِندر سے مراد رسول خدا ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کاٹ چھانٹ محض اس لئے کی ہے

کہ مذکورہ پیشگوئی سے حضرت علیؑ کی شان و فضیلت ظاہر نہ ہو سکے۔ اور کوئی شخص یہ معلوم ہی نہ کر سکے کہ سام وید کی یہ پیشگوئی جناب امیر علیہ الصلوٰۃ کے ظہور سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ مولوی صاحب نے پیشگوئی کا پہلا حصہ جس میں حضور سید المرسلین کا اسم مقدس مرقوم ہے۔ چھوڑ دیا۔ اور اس کا دوسرا حصہ جو "اندر" کی ماموریت اور فضیلت سے تعلق رکھتا ہے۔ کافی توڑ موڑ کر۔ ہیر پھیر اور کاٹ چھانٹ کے بعد درج کر دیا۔ اور ایک غلط تاویل اور غلط استدلال سے کام لے کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش فرمائی۔ کہ مذکورہ پیشگوئی میں رسول اللہ صلعم کا نام اندر بتایا گیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے پیشگوئی کی تشریح میں سارا زورِ بیان اسی بات پر صرف کیا ہے۔ کہ اندر سے مراد محمد رسول اللہ ہیں۔

سام وید کی مذکورہ پیشگوئی میں جو اوصاف "اندر" کے بیان کئے گئے ہیں بے شک جناب رسول خدا بھی ان اوصاف سے متصف ہیں۔ لیکن اس میں "اندر" کی ایک تعریف ایسی آگئی ہے جس کا اطلاق کسی بھی صورت اور کسی بھی معنی میں حضور رسالتماب کی ذات مقدس پر نہیں ہوتا۔ اور نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ہے اندر کا ہمنام خدا ہونا۔ جناب رسولِ خدا کا ایک نام مبارک جلالی ہے۔ (محمد) اور آپ کا دوسرا نام اقدس جمالی ہے۔ (احمد) حضور کے یہ دونوں جلالی و جمالی اسمائے مبارک ہمنام خدا نہیں ہیں۔ کیونکہ محمد اور احمد میں سے کوئی بھی نام خدائے تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی نام نہیں۔ اور پیشگوئی بتا رہی ہے۔ کہ ظہور فرمانے والی ہستی

کا نام وہ ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی انذر۔ جو آنے والے بزرگ
کا نام بھی ہے۔ اور یہ با اعتبار (خدا) کا نام بھی ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا
کہ انذر کی پیشگوئی حضور صلعم کے ظہور سے متعلق نہیں۔ بلکہ حضورؐ کے نائب
اور جانشین علی علیہ السلام کی ماموریت سے تعلق رکھتی ہے۔

صیّاد اپنے دام میں

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی ٹوٹی پھوٹی پیشگوئی میں " انذر "
کے جو اوصاف لکھے ہیں۔ ان میں دو تعریفیں بہت قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) قلعوں کو توڑنے والا۔ جناب امیر علیہ السلام کی اس تعریف
کی نسبت دشمن تک کو علم ہے۔ کہ آپ ہی قالع حصار اور فاتح قموص
اور خیبر شکن ہیں۔ یورپ۔ امریکہ۔ ایشیا کے غیر مسلم محققین و مورخین
نے بیک زبان جناب علیؑ ابن ابیطالب کے اس شجاعانہ کمال کو تسلیم کیا
ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے اگرچہ عرب کے تمام قلعے خدا تعالیٰ کے
حکم اور حضور ختم المرسلینؐ کے ارشاد ہی سے فتح کیے اور توڑے۔ لیکن
قرآن و حدیث اور تواریخ و سوانح میں اس لاثانی شجاعت و کامرانی کو
علیؑ مرتضیٰ ہی سے منسوب کیا گیا ہے۔ پس اگر پیشگوئی والے " انذر " کی
ایک صفت قلعہ شکنی بھی ہے۔ تو وہ انذر یقیناً حیدر کرار غیر فرار ہیں۔

(۲) بے اندازہ قوت والا۔ حضور امام المتقین کے اس وصفِ عالی
کو بھی تمام دنیا جانتی ہے۔ اور زمانۂ رسالتؐ سے لے کر اب تک جانتی ہے۔
کہ حق تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ طاقت عطا فرمائی۔ ایسی طاقت جو نہ اس

سے پہلے کسی کو ملی نہ اس کے بعد۔ اسی لئے آپ کو ید اللہ۔ اسد اللہ۔ قوت اللہ کہا گیا پس اگر پیشگوئی کا اِندر واقعی بے انداز قوت والا ہے۔ تو یقین کیجئے کہ وہ رسولؐ کا خلیفہ اور وصی۔ علیؑ ولی اللہ ہی ہے!

مولانا امر تسری نے توڑ موڑ اور غلط تاویل۔ غلط استدلال۔ غلط معنی کا جو دام بچھایا ہے۔ اور علیؑ کے ظہور کو چھپانے کے لئے جو جال پھیلایا ہے۔ مقام عبرت ہے۔ کہ وہ خود اس میں پھنس گئے۔ اور لاکھ کوششوں کے باوجود آخر ان کی زبانِ قلم حقیقت کو چھپانے میں کامیاب نہ ہوئی اور ان کو "اندر" کی تعریف کی تشریح کرتے ہوئے یہ لکھنا ہی پڑا کہ:

"سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے پہلے باب میں اسمائے الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے اندر کا بھی اسمائے الٰہی میں سے ایک اسم ذکر کیا ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ سب سے بڑھ کر جاہ وحشمت والا ہے۔ شاید کوئی یہ کہدے کہ اس عبارت، سام وید میں جس پر ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں۔ اندر سے مراد خدا تعالیٰ ہے۔ لہٰذا اس شبہ کو دور کرنا ضروری ہوا سوامی دیانند جی نے اسی باب کے شروع میں۔ اس سوال کے جواب میں۔ کہ خدائے تعالیٰ کی صفات کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو لغت کی رو سے دیگر اشیاء پر بھی مستعمل ہو سکتے ہیں۔ تو ہم کسی موقع پر اس صفت کو خدا تعالیٰ سے کس طرح مخصوص کر سکتے ہیں یہ بیان کیا ہے کہ جس لفظ کے معنے کئی ہوں۔ اس کو ایک معنی

میں خاص کرنے کے لئے سلسلۂ کلام اور قرائن پر نظر کرنی چاہیئے۔ اور جیسا موقع ہو ویسے معنی مراد لینے چاہیئیں۔ سوامی جی کا یہ بیان معقول ہے۔ اور ہم کو اس سے اتفاق ہے۔ پس ہم اس عبارت سام وید میں بھی اس قاعدۂ بیان کردہ سوامی جی سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ اس عبارت میں پہلی دفعہ جو لفظ اندر آیا ہے۔ اس سے مراد خدا تعالیٰ نہیں۔ بلکہ اس کی مخلوق میں سے کوئی برگزیدہ صاحب اقبال شخص مراد ہے۔ اور دوسری دفعہ جو لفظ "اندر" آیا ہے اس سے مراد خدا تعالیٰ ہے کیونکہ اول تو اس اندر کی صفت میں اس سے آگے جو ان کہا گیا ہے "بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا" اور یہ صفت ہمارے مدعا کو ایسا صاف ثابت کرتی ہے۔ کہ محتاج تفصیل نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ نہ کہ پیدا کیا گیا۔ اللّٰہ خالق کل شیٔ وھو علی کل شیٔ وکیل (پ ۲۴ زمر) یعنی اللہ ہی سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر شے کا کارساز ہے۔ اس بیان سے صاف ثابت ہو گیا کہ اس مقام پر لفظ "اندر" سے مخلوق خدا میں سے کوئی شخص ہے۔ (رسالہ محمد رشی ص ۱۱)

مذکورہ سطور میں مولوی صاحب نے سام وید کی پیشگوئی کا مفہوم لے کر صاف طور پر اقرار کیا ہے کہ جس اندر کے ظہور کی علامات و صفات لکھی گئی ہیں۔ وہ خدا نہیں ہے تاہم خدا ضرور ہے خالق نہیں مخلوق ہے مگر تمام خالق ہے پیدا کرنے والا نہیں۔ پیدا کیا گیا ہے لیکن اس کا نام پیدا کرنے والے

کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اور اگر دل مصفا ہو۔ دماغ مجلی ہو۔ ضمیر روشن ہو تو یہ معلوم کرتے دیر نہیں لگتی۔ کہ یہ وصف علیؑ میں پایا جاتا ہے۔ جو عبدِ خدا ہو کر ہمنامِ خالق ہے۔ جو خود بھی "اندر" ہے اور اس کا پیدا کرنے والا بھی "اندر" ہے۔ جو خود بھی علیؑ ہے اس کا رب بھی علیؑ ہے۔ کس قدر رحم کے قابل ہے یہ بات۔ کہ علمائے حدیث کا اس وقت بس نہ چلا ورنہ وہ علیؑ کا نام علیؑ نہ رکھنے دیتے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے۔ اور جو ہمنامِ خدا ہو اس سے بغض و حسد اور تعصب و کینہ اور بخل رکھنا ان کی طبیعت ثانیہ ہے۔ چنانچہ اسی بغضِ معاویہ اور نشترِ کینہ کی بناء پر ہم نامِ خدا علی مرتضیٰ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے۔ کہ :-

"پیدائش سے قبل جب عدم محض تھے۔ اور وفات کے بعد جب مٹی مٹی سے مل گئی تو آپ اگلوں اور پچھلوں سب کے حاجت روا اور مشکل کشا بن گئے"۔ (اخبار اہلحدیث سوہدرہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ء صفحہ ۵ کالم ۳)

اندرا کا ذکر ——— اتھرو وید میں!

مولوی ثناء اللہ امرتسری اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ ورنہ ہم انہیں بتاتے کہ سام وید والی پیشگوئی کے جس اندر کے اسمِ مقدس کو انہوں نے دیدہ و دانستہ چھپایا ہے۔ اور جس کی شان اور فضیلت کو عوام سے پوشیدہ رکھنے کے لئے انہوں نے سرتوڑ کوشش کی ہے۔ وہ "مشکوک" نہیں رہی کیونکہ دوسرے ویدوں میں بھی جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا ذکرِ جمیل کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ رگ وید اور یجروید کے بہت سے اشلوکوں میں

حضور نائب رسول کے ظہور قدسی اور آپ کی فضیلت و رحمت میں بہت کچھ مذکور ہے۔ لیکن اس وقت چونکہ اندر کے نام پر بحث چل رہی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے ہم اس کا پورا ثبوت مہیا کریں کہ ویدوں میں اندر کا لفظ صرف علی علیہ السلام کے لئے آیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

اصل سنسکرت الفاظ

کُدِیَو انسِیام ترُمِنا مرِنِیا ہا بَا بِیا مہام اندریم ستوزگیری نُنَت انڈرُ گِرُو ستو ونت! (اتھروید کانڈ ۲۰۔ سوکت ۵۰ منتر ۱-۲)

ترجمہ۔ انسانوں کی روحوں کو حرکت میں لانے والی وہ کونسی ہستی ہے جو صداقت کی تعریف کرے گی۔ اور کیا اس اندر کی مدح و توصیف کرنے والے جنت کے وارث نہ ہونگے؟ سچائی کے طالب اس کے متعلق غور کرتے ہیں، کہ دنیا کو منور کرنے والا وہ کون بزرگ ہوگا؟ اے منور کرنے والے رشی[1] ہماری پکار کے بعد حقیقت و اصلیت کے خواہشمندوں کے پاس تو کب آئے گا۔

اتھروید کی اس پیشگوئی میں اندر کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ کہ وہ انسانی روح کو حرکت میں لانے والا اور بیدار کرنے والا ہوگا۔ وہ ہمیشہ صداقت کو بیان کرے گا۔ صداقت کو پسند کرے گا۔ اور صداقت کی تعریف کرے گا۔ صداقت سے مراد کلام الٰہی ہے۔ دین خدا ہے۔ پھر اس اندر کی علامت یہ بھی

---

[1] سنسکرت اور ہندی میں "رشی" کے معنی نبی۔ رسول اور پیغمبر کے ہی نہیں بلکہ بزرگ۔ راہنما۔ امام۔ ہادی۔ ولی۔ شہید وغیرہ کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے اس کا اعتراف مولوی ثناء اللہ نے بھی اپنے رسالہ "محمد رشی" میں کیا ہے۔ (گیلانی)

ہو گی کہ اس کی مدح و ثنا کرنے والے، اس کی اطاعت میں سرشار رہنے والے جنت کے وارث ہوں گے۔ گویا اتھروید نے علی علیہ السلام کے ظہور اور شان کو بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ شیعیانِ علیؑ ہی حق پر ہونگے۔ اور علیؑ کے مداح و مطیع ہونے کی وجہ سے بہشت میں داخل ہونگے۔

اس پیشگوئی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید کے زمانہ کے لوگ علی علیہ الصلوٰۃ کے ظہور کے منتظر تھے۔ اور وہ آنجناب کی نورانیت کو دیکھنے کے بیتابی سے خواہشمند تھے۔ چنانچہ اتھروید کی مذکورہ پیشگوئی کا یہ ٹکڑا بہت ہی قابل توجہ ہے "سچائی کے طالب اس کے متعلق غور کرتے ہیں کہ دنیا کو منور کرنے والا وہ کون بزرگ ہوگا"۔۔۔ اور پھر اپنی بیتابی کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ۔۔۔ "اے منور کرنے والے رشی! ہماری پکار کے بعد حقیقت و اصلیت کے خواہشمندوں کے پاس تو کب آئے گا"۔

لالہ گنیشورام وید شاستری نے اتھروید کی اس پیشگوئی کا منظوم ترجمہ اسطرح کیا ہے:۔

اک بڑا مہانم آئے گا ✤ جو دنیا کو چمکائے گا
وہ اِندر بن کر آئے گا ✤ وہ سچی بات سنائے گا
جو اس کا داس کہلائے گا ✤ وہ بیکنٹھ میں سیدھا جائے گا
وہ سارے پاپ مٹائے گا ✤ اک پاتھی ہر سے بڑھائے گا
ایشور سے جوت جگائے گا ✤ بھگوان کا دھرم دکھائے گا
وہ بیڑا پار لگائے گا ✤ وہ دکھ اور کشٹ مٹائے گا

(رسالہ دھرم پرکاش)

کعبہ میں جنم لینے والا اِندر

ممکن ہے ناصبیت انکار کرے کہ اتھروید کی مذکورہ پیشگوئی میں جس اندر کا ذکر آیا ہے۔ وہ علی نہیں کوئی اور ہے۔ سو ذیل میں اس کا منہ توڑنے کیلئے ایک اور پیشگوئی درج کی جاتی ہے جس میں اندر کا مقام ولادت بھی بتا دیا گیا ہے۔ محترم مومنین اسے پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کیجئے اور دیکھئے کہ مولائے کل کے ظہور پر نور اور آپ کی فضیلت کو کس شان سے بیان کیا گیا ہے۔

اصل سنسکرت الفاظ

ادھے

کدھ ونا ادھ آنیا اندر ساہ اگرم اشتی پونسیم ۔ (اتھروید سوکت ۲۷ منتر ۳)

ترجمہ:۔ اس اندر کے جنم لینے اور بہادری دکھانے کا مرکزی مقام برہمنڈر ہی بنایا گیا ہے۔ اس کے حیرت انگیز کاموں کے باعث اس کی شہرت کو کون نہیں سنے گا۔

سبحان اللہ کیسی وضاحت کے ساتھ جناب اندر (علی علیہ السلام) کے ظہور فرمانے اور ولادت پانے کی خبر دی گئی ہے۔ کہ کوئی شبہ تک پیدا نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں اس کے ساتھ ہی جناب قوۃ اللہ، اسد اللہ، ید اللہ علیہ الصلوٰۃ کی علامت خاص بھی بتا دی گئی ہے۔ کہ وہ اندر ایسی شجاعت، دلاوری اور جوانمردی کے کام دکھائیگا کہ اہل دنیا اس کے شجاعانہ کارنامے سنکر حیرت میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان تعجب خیز اور حیرت انگیز کارناموں کی بدولت اس اندر کی شہرت تمام کائنات میں پھیل جائے گی۔

جنم لینے اور بہادری دکھانے کا مرکزی مقام برہمنڈر ہی بتایا گیا ہے۔ مندرجہ پیشگوئی کا یہ حصہ کس قدر واضح اور صاف ہے اہل ہنود کے جس بزرگ رشی نے اتھروید کو ترتیب دیا ہے۔ اس کو خدائے تعالیٰ نے اندر (علیؑ) کی پیدائش بلکہ

maablib.org

جائے پیدائش سے مطلع فرما دیا کہ وہ بڑے مندر یعنی کعبہ شریف میں ولادت پائیگا اور مرکزی مقام کہکر یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ اس اندر (علیؑ) کا اور اس کے دین کا مرکز مکہ معظمہ اور کعبہ مکرمہ ہوگا۔ اور وہیں سے اسکی شجاعت کا آغاز ہوگا۔ چنانچہ حضور امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی شیر خوارگی اور طفلی میں عظیم الجثہ اژدر کو چیر کر اپنی شجاعت کی بسم اللہ پڑھی۔ اور یوں اپنے جنم لینے کا مرکز کعبہ کو، اور اپنی بہادری دکھانے کا مرکز مکہ کو بنا دیا۔

جناب امام المتقین علی ابن ابیطالب کی ولادت باسعادت سے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں تمام مذاہب کی کتب مقدسہ میں صراحت سے موجود ہیں۔

کیا شری کرشن جی نے کوروکشیتر کے میدان میں اللہ تعالیٰ سے فتح کی دعا مانگتے وقت نہیں کہا تھا کہ :-

"مجھے اس کا واسطہ جو آیلی (علیؑ) ہے جو سنسار کے سب سے بڑے مندر میں کالے پتھر کے نزدیک اپنا چمتکار دکھائے گا" (رسالہ کرشن ہینتی)

کیا مہاتما بدھ نے اپنے استاد کو خواب سناتے ہوئے نہیں کہا تھا کہ :-

"کسی پرماتما نے مجھے اشیرباد دی ہے کہ تمہاری تپسیا سپھل ہوئی جاؤ میرے نام کی مالا جپو۔ جو چاہوگے مل جائیگا میرا نام آلیا ہے مجھے ملنا ہو تو میرا مکان پوتر استھان میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے وہاں میں تمہیں ایک بالک کے روپ میں ملوں گا۔ (کتاب بودھیا چمتکار)

گویا — انحضرت بدھ کی مذکورہ پیشگوئی میں حیدر کرار کے جنم لینے اور بہادری دکھانے کا مرکزی مقام بھی ایک بہت بڑا مندر ہی بتایا گیا ہے۔ غور فرمائیے کہ حضور مرتضوی

کی پیشگوئیوں میں کتنی یکسانیت ہے۔ تمام کتب قدیمہ یک زبان یہی کہہ رہی ہیں
کہ جناب ابوترابؑ کی ولادت کعبہ میں ہوگی۔ کالے پتھر (سنگِ اسود) کے قریب
ہوگی اور آپ کی پیدائش پر دیوارِ کعبہ پھٹ جائے گی۔

اِندر۔ نائب رسُول ہوگا!

اگر اہلبیت نبوی کی شان و منزلت کے منکر ہیں اور علی مرتضیٰ سے بغض معاویہ رکھنے والوں
کی رگوں میں اب بھی یزیدیت اور عباسیت کا زہریلا خون گردش کر رہا ہے۔ تو وہ ایک
اور پیشگوئی پڑھیں جس میں امیرالمومنینؑ کی فضیلت روشن الفاظ میں مرقوم ہے۔
اصل سنسکرت الفاظ:۔ آرکچھنتا اُنی سُنیدی مَم وا اِنم اِندھرہ کا سہسر علم لبھین
وشوانی پونشیا۔ (اتھروید۔ سوکت ۶۹۔ منتر ۷)
ترجمہ:۔ نہیں ہٹایا جاسکتا۔ اور نہیں روکا جاسکتا۔ اندر کا نائب ہونا اپنے پیغمبر
کا۔ وہ رشی ایسا ہے جو اپنے گیان ہی کو استعمال کرے گا۔
اتھروید کی یہ پیشگوئی صاف بتا رہی ہے کہ اندر (علیؑ) کے نائب رسول ہونے اور
جانشین رسولؐ ہونے کو روکنے کیلئے اس کے مخالفین ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ اس
کی خلافت میں روڑے اٹکائیں گے۔ اور کئی قسم کی سازشیں عمل میں لائیں گے۔ لیکن
پایانِ کار وہ منہ کی کھائیں گے۔ اور محمد رسول اللہ کی نیابت اور جانشینی اور حقیقی
خلافت علیؑ سے کوئی چھین نہیں سکے گا۔
تاریخ گواہ ہے۔ سوانح شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے غدیر کے اجتماع کثیر میں
جناب امیر علیہ السلام کو اپنا نائب۔ اپنا جانشین۔ اپنا خلیفہ بلا فصل مقرر فرمایا: من کنت
مولاہ فھٰذا علی مولاہ کی خوشخبری بھی سنائی۔ حضورؐ نے اپنی دستار مبارک بھی آنجناب
کے سر پر باندھی۔ لیکن حیف! اور صد حیف! کہ جونہی نبی علیہ السلام کی آنکھیں بند ہوئیں

نائبِ رسولؐ کے مخالف حضورؐ کا جنازہ تک چھوڑ کر اپنی سازشوں میں مصروف ہو گئے۔

بظاہر وہ اپنی "سیاست" میں کامیاب ہوئے۔ اسی طرح جیسے زمانۂ حال میں "جمہوریت" کے تحت الیکشن لڑی جاتی ہے۔ اور جس میں "معیاریت" ناکام ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ پس سازشیوں کی ریشہ دوانیوں سے علیؑ کی معیاریت کو بھی نام نہاد جمہوری اصولوں کے غوغا میں خاموش رہنا پڑا لیکن باطنی طور پر علیؑ ہی کامیاب اور فائز المرام رہے۔ فتح و نصرت نے علیؑ اور اسکی معیاریت ہی کے قدم لئے۔ ساڑھے تیرہ سو سال سے علیؑ کے کام کو علیؑ کی شان اور آنؑ کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن علیؑ ہے کہ رسول کی مسند پر، رسولؐ کے منبر پر برابر جلوہ فرما ہے۔ اور ـــ اسی لئے اتھروید کہہ رہا ہے کہ ـــ

"نہیں مٹایا جا سکتا۔ اندرا کا نائب ہونا۔ اپنے پیغمبر کا۔"

نیز وید کی مذکورہ بشارت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ "وہ رشی (امامؑ) ایسا ہے۔ جو اپنے گیان ہی کو استعمال کریگا" ـــ مطلب یہ ہے کہ دوسرے تو تاریکی میں تیر چلائیں گے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں ماریں گے۔ لیکن امام اوّل علی ابن ابیطالب ہر معاملہ میں وہی بات کرے گا جس کا علم خدا اور رسولؐ نے اس کو دیا ہے۔

جنابِ امیر علیہ السلام اپنے علم کے متعلق خود فرماتے ہیں "سلونی ما شئتم" کائناتِ عالم کے متعلق۔ ارض و سماء کے متعلق تم نے جو بات پوچھنی ہے مجھ سے پوچھا کرو"[1]

پھر فرماتے ہیں ـــ "میں زمین کے مقابلہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں۔ پس اے لوگو! اس سے پیشتر کہ میں تم سے رخصت ہوں۔ جو کچھ پوچھنا ہے۔ مجھ سے پوچھ لو۔"

حضرات خلفائے ثلاثہ۔ ابو بکرؓ۔ عمر ابن خطابؓ۔ عثمان بن عفانؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ اسی بابِ علوم سے استفادہ کرتے تھے علیؑ کے بغیر کوئی پیچیدہ مسئلہ حل نہ ہو سکتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کا دشمن جانی معاویہ بھی مشکل مسائل کی دریافت کیلئے آپ سے ہی رجوع کرتا تھا چنانچہ جناب امیر المومنین نے ایک دفعہ فرمایا ـــ خدا کا شکر ہے کہ میرا مخالف بھی مجھ سے پوچھنے آتا ہے۔

[1] خطبہ نمبر ... (حاشیہ؛ جزوی طور پر ناخوانا)

آپ کی وفات پر معاویہ نے زبانِ اعتراف اس طرح ہلائی: "ذھب العلم عن موت ابن ابی طالب یعنی علیؑ کے وفات پانے سے علم و عرفان کا خاتمہ ہو گیا۔" اندر — اسی لئے اتھروید نے باب مدینۃ العلم سے متعلق ہزارہا سال پیشتر بشارت دی کہ — "وہ رشی (امامؑ) ایسا ہے جو اپنے گیان (علم و عرفان) ہی کو استعمال کرے گا۔"

علیؑ ہی اِندر ہیں!

ویدوں کے محولہ بالا ارشادات اور مذکورہ دلائل و براہین کی روشنی میں شمس بازغہ کی طرح ظاہر ہوا۔ کہ مندرجہ پیشگوئیوں میں جس اندر کا ذکر آیا ہے۔ اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں اور جیساکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے سام وید کی پیشگوئی کو توڑنے موڑنے کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ظہور فرمانے والا اندر ہم نام خدا ہے۔ تو وہ یقیناً علیؑ ہے۔ علیؑ کے سوا کوئی رسولؐ۔ کوئی پیغمبرؑ۔ کوئی رشی۔ کوئی مہرشی۔ کوئی منی۔ کوئی ولی جس کا زمانہ ماموریت رسول خدا محمدؐ مصطفےٰ سے پیشتر ہو۔ ہم نام خدا نہیں۔

ہاں! یہ وہی اِندر۔ وہی آلیؑ۔ وہی ایلیا۔ وہی حیدرؑ۔ وہی علیؑ۔ وہی ابوترابؑ ہے جس کا نور محمدؐ کے نور کے ساتھ پیدا کیا گیا — جس کے متعلق انجیل نے بشارت دی ہے کہ "مبارک ہے وہ جو خدا کے نام پر آتا ہے۔ (متی باب ۲۳ فقرہ ۳۹) اس سے بھی علیؑ کا ہمنام خدا ہونا ثابت ہوتا ہے — جس کی شان میں مہاتما بدھ نے کہا۔ "تیرا نام وہ ہے جو پرم آتما (خدا) کا نام ہے۔ (ریسالہ ایلیا) ہاں! وہی علیؑ جو ۱۳ رجب کو حرم محترم میں پیدا ہوا — جس کا اسم مبارک کلمہ طیبہ میں اسم محمدؐ کے ساتھ عرش پر ثبت ہے۔ "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہٖ" — وہی امین رسالت بن کر شب ہجرت بستر رسولؐ پر سویا۔ جو ہارون ثانی ہے۔ نفس پیغمبرؐ ہے۔ برادر محمدؐ ہے۔ داماد رسولؐ ہے — جو خندق و خیبر، بت شکن ہے۔ مومن اول ہے۔ وصی آخر ہے۔ نائب رسول ہے جس کی ولادت خانۂ خدا میں ہوئی۔ جس کی شہادت اللہ کے گھر میں ہوئی۔ بقول مولانا روم —

مثلِ محمود، لیک آں باشد مثیل ‏ ‏ ‏ تا کند عقلِ محمدؐ را کسیل

(اللھم صل علی محمد و آل محمد)